# تاثرات

بابائے ملت کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کے لیے حکومتِ پنجاب کے محکمۂ اطلاعات وثقافت کے زیر اہتمام ۳ تا ۵ جنوری ۱۹۷۵ء پنجاب اسمبلی ہال میں قائد اعظم سیمینار منعقد کیا گیا تھا جس کا افتتاح صدرِ مملکت جناب فضل الٰہی چوہدری نے فرمایا اور وفاقی وزیر زراعت جناب شیخ محمد رشید، پنجاب کے گورنر جناب صادق حسین قریشی اور وزیر اعلیٰ جناب محمد حنیف رامے نے صدارت کے فرائض انجام دیے۔ ان اصحاب کے علاوہ کئی ممتاز دانشوروں نے، جن میں قائد اعظم کے دو رفقائے کار بھی شامل تھے، اس مذاکرے میں حصہ لیا۔ قائدِ اعظم سیمینار میں حقِ خود ارادیت کے لیے اسلامیانِ ہند کی جدوجہد اور تخلیقِ پاکستان، قائد اعظم کی وفات سے دسمبر ۱۹۷۱ تک کے اہم دور اور موجودہ پاکستان جیسے اہم موضوعات پر اظہارِ خیال کیا گیا اور یہ اجتماع اس اعتبار سے بہت مفید ثابت ہوا کہ اربابِ فکر و دانش کو قائدِ اعظم کے مقاصد و نظریات اور ان کے ارشادات کی روشنی میں پاکستان کی تحریک و تاریخ کا جائزہ لینے، ملک و ملت کے موجودہ مسائل کو سمجھنے اور مستقبل کے بارے میں غور و فکر کرنے کا بہت اچھا موقع ملا۔

اس سیمینار میں تحریکِ پاکستان کے بنیادی مقاصد اور قائد اعظم کے اصول و نظریات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان حقائق کو واضح کیا گیا کہ تحریکِ پاکستان کے محرکات دینی، سیاسی اور اقتصادی تینوں قسم کے تھے۔ اس تحریک کا مقصد صرف یہی نہ تھا کہ غیر ملکی حکومت سے آزادی حاصل کرلی جائے بلکہ اس کا اہم تر مقصد اسلامی نظریۂ حیات کا تحفظ کرنا اور اسے رُو بہ عمل لانا تھا۔ یہی وہ عظیم مقصد تھا جس کو حاصل کرنے کے لیے ایک آزاد اسلامی مملکت کا قیام لازمی قرار دیا گیا۔ قائد اعظم نے بارہا یہ واضح فرمایا کہ پاکستان میں جو نظام قائم ہوگا وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق ہوگا کیوں کہ بنیادی طور پر ہمارے پیشِ نظر یہ مقصد ہے کہ یہاں کے عوام خوش حالی اور اطمینان کی زندگی بسر کرسکیں۔ اور ہم دنیا کے سامنے ایک ایسا نظام پیش کریں جو انسانی مساوات اور عدلِ عمرانی کے اسلامی تصورات

نی ہو۔

قائداعظم جانتے تھے کہ آیندہ اس ملک کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اور ان کو یہ یقین تھا
لام ان تمام مسائل کو حل کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ چنانچہ انھوں نے ہمیں صرف
آزاد مملکت دی بلکہ ایسے سنہری اصول بھی دیئے جن پر عمل کرکے ہم ترقی و استحکام کی منزلیں بخوبی
سکتے ہیں۔ پاکستان کو متحد و مستحکم اور خوش حال بنانے کے لیے یہ لازمی تھا کہ جن اصول و مقاصد
یے قائداعظم کی رہنمائی میں پوری ملّت نے زبردست جدوجہد کی اور پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب
، انھی اصول و نظریات کو مملکت کی اساس قرار دے کر اس کا سیاسی اور اقتصادی نظام قائم کیا جاتا
یک نیا معاشرہ تشکیل دیا جاتا۔ لیکن ہم نے ان زرین اصولوں کو عملاً فراموش کردیا اور اس کا لازمی
یکلا کہ ہم مصائب و مشکلات کا شکار ہوگئے اور حالات اس قدر خراب ہوئے کہ یہ ملک جو اسلامی اتحاد
ت کی علامت بن کر ابھرا تھا، ادنیٰ تعصبات اور افتراق و انتشار کی بدولت دو حصوں میں بٹ گیا۔
س صورتِ حال سے نجات پانے کے لیے ان اصولوں پر ایمان لانے اور عمل کرنے کی ضرورت
بن کی خاطر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔

اس سیمینار میں دو اور کوتاہیوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک تو یہ کہ ۲۷ سال گزر جانے کے بعد بھی
ے ہاں مسلمانوں کی جدوجہدِ آزادی، قائداعظم کی زندگی اور نظریۂ پاکستان کے متعلق تمام ریکارڈ
ر کے مستند تاریخ نہیں لکھی گئی اور دوسرے یہ کہ ہم نے نئی نسل کو تحریکِ پاکستان اور اس کے
مد و نظریات سے بخوبی آگاہ نہیں کیا اور یہ ایسی غلطیاں ہیں جن کی تلافی کے لیے فوری طور پر
ملی اقدامات کرنا ضروری ہے۔

ملک کے اقتصادی نظام کی اصلاح کرکے معاشی استحصال کو ختم کرنے کی ضرورت و اہمیت پر کئی
بن نے بہت زور دیا اور اس میں شک نہیں کہ یہ ایک اہم ترین قومی مسئلہ ہے جسے اسلامی
، و اعتدال کو ملحوظ رکھتے ہوئے حل کرنا لازمی ہے۔

مسلمانوں نے ہندوؤں سے بالکل مختلف ایک جداگانہ قوم ہونے کی بنا پر پاکستان کا مطالبہ
ا۔ یہ نظریہ ایک دائمی حقیقت ہے جسے تسلیم کرنا پڑا اور پاکستان قائم ہوگیا۔ اس کے بعد کا
رحلہ نئی مملکت کی تعمیر کا مسئلہ تھا۔ پاکستان کے قیام کا مقصد یہ قرار دیا گیا تھا (باقی صفحہ ۱۰۲ پر)